سوموار | 8 ستمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 197 | سوموار 6 جمادی الاول 1418ھ - 8 تبوک 1376 ہش 8 ستمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔

(ملفوظات جلد 19 صفحہ 12)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی جو بالکل راستبازی میں فنا شدہ ہو اور کمال درجہ کا پابند راستباز اور عاشق صادق ہو۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا ہے' تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں کا مجموعہ اور ان کو کشش کرنے والا ہو جاتا ہے۔ جس طرح پر صدیق کمالات صداقت کا جذب کرنے والا ہوتا ہے۔ بقول شخصے زر زر کشد در جہاں گنج گنج۔ جب ایک شے بہت بڑا ذخیرہ پیدا کر لیتی ہے' تو اس میں اپنی قسم کی اشیاء کو جذب کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ دور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا' جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا۔ نہ لغو طور پر نہ کسب خیر اور نہ دفع شر کے لئے۔ یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے۔ اور اس کا وہ عمل اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 242)

اپنے دلوں سے' اپنی عادات سے اور اپنے ضمیر کو جھوٹ سے صاف کر دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سب سے پہلے تو لوگوں کے جھوٹ آپ کو بتاتا ہوں وہ کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جھوٹ سے یہ فائدہ وابستہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے سمجھے جائیں گے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے ایک بھی بیعت نہیں کروائی تو نہ کروائی ہو ہم اس کو برا تو نہیں سمجھتے' اس کو کمزور سمجھتے ہیں' اس پر رحم کرتے ہیں اس کو توجہ دلاتے ہیں مگر وہ شخص جس نے بیس بیعتیں کروا کے خوشنودی حاصل کی ہو دو طرح سے شرک کرتا ہے۔ ایک یہ کہ جھوٹ بولا اور جھوٹ اپنی ذات میں شرک ہے اور دوسرا یہ کہ بندے کو خوش کرنے کی خاطر خدا کو ناراض کر لیا ہے۔ ایسے لوگوں کے جو بڑے ہیں یعنی بڑے سے مراد نظام جماعت میں بڑے ہیں امیر ہو یا جو بھی ہو اس کو خوش کرنے کی خاطر آپ کہتے ہیں دیکھو جی ہم نے یہ کام کیا ہے یا مجھے خط لکھ دیتے ہیں اور ساتھ دعا بھی لکھتے ہیں کہ دعا بھی کریں ہمارے لئے ہم نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور انہی میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے وہ کام نہیں کیا ہوتا یعنی حقیقت میں نہیں کیا ہوتا تو نہ میری دعا ان کے کام آ سکتی ہے نہ ان کی اپنی دعا ان کے کام آ سکتی ہے کیونکہ وہ بندے کو خوش کر رہے ہیں اصل میں۔ پس جھوٹ میں یہ بات داخل ہے کہ جھوٹ کے نتیجے میں انسان اپنا دنیا کا فائدہ اس طرح چاہتا ہے کہ اللہ کی نظر سے گویا بچ گیا ہے تو خدا اسے پکڑے گا نہیں۔ اپنے دلوں سے' اپنے ضمیر سے' اپنی عادات سے جھوٹ کو اس طرح صاف کر دیں

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال لکھتے ہیں۔

میرے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری محمد مالک چدھڑ ایک اپریشن کے بعد سخت نقاہت محسوس کر رہے ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کماس ضلع لاہور ایک عرصہ سے آنکھوں میں موتیا کی تکلیف میں مبتلا تھیں ان کا اپریشن 97-9-2 کو اتفاق ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ کرنل محمد طیب صاحب صدر حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور ساکن 64/10 سرفراز رفیقی روڈ لاہور چھاؤنی حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ 28۔ اگست 1997ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے لہٰذا اسی روز بعد از عشاء بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ آف جمیل لاج ربوہ کے صاحبزادے اور کمانڈر ڈاکٹر عبداللطیف صاحب 82- اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور کے داماد تھے۔ ان کی بلندی درجات اور سوگوار خاندان کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی اور سکالرشپ

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ مکرمہ عائشہ عزیز صاحبہ بنت محترم عزیز اللہ معین الدین صاحب آف میامی (فلوریڈا) نے ہائی سکول گریجویشن سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے Deciared Valedictorian of the Year"

میامی یونیورسٹی نے عزیزہ کو آنرز پروگرام میں سکالرشپ کے ساتھ داخلہ دیا ہے۔

عزیزہ عائشہ محترم مولوی تاج دین صاحب (سابق ناظم دار القضاء) کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دین دنیا کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8 تبوک 1376 ہش — 8 ستمبر 1997ء

علم - فائدہ مند چاہئے

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس دنیا اور اس کائنات میں جو بے شمار مظاہر جاری کر رکھے ہیں ان میں سے ایک ایک چیز' ایک ایک مظہر کئی کئی علوم کا سلسلہ جاری کر دیتا ہے۔ اور جتنا انسان سوچتا جائے۔ غور کرتا جائے علوم کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دنیا بھر کے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد علوم کی کئی شاخوں میں مہارت حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

تحصیل علوم کا یہ سلسلہ کبھی تو بہت نیک اور بابرکت نتائج کا حامل بنتا ہے لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان یا انسانوں کا کوئی طبقہ ایسا علم حاصل کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے جو اپنی ہیئت کے اعتبار سے تو علم ہی ہے۔ لیکن اس علم کا بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے سالہا سال کی مشق اور ریاضت سے ایک فن میں مہارت حاصل کی ہے کہ وہ اتنے فاصلے سے کھڑا ہو کر ایک باریک سے سوراخ سے سوئی گزار سکتا ہے۔ اس نے بادشاہ کو اپنا کرتب دکھایا کہ اتنے فاصلے سے اس نے سوئی پھینکی جو ایک باریک سے سوراخ سے گزر گئی۔ لوگوں نے واہ واہ کی مگر بادشاہ نے کہا کہ اس کو انعام دیا جائے اور ساتھ ہی 10 کوڑے مارے جائیں۔ وہ شخص حیران ہوا کہ یہ کیسا فیصلہ ہے تو بادشاہ نے کہا کہ انعام تمہاری مہارت کا ہے اور سزا اس کی بات کی ہے کہ تم نے سالہا سال اس بے مقصد کام کے لئے ضائع کر دیئے۔

تو کہنے کا مطلب یہی ہے کہ علم حاصل کرنا تبھی فائدہ مند ہے جب وہ انسان کے فائدہ کے لئے ہو۔ ورنہ علم گمراہی بن جاتا ہے اور علم حاصل کرنے والا شخص نہ صرف خود شغل بیکار میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی فضول اور لغو کاموں میں الجھائے رکھتا ہے۔ اور یوں وہی شخص جو ایک کارآمد وجود ہو سکتا تھا انسانیت کے لئے اور خدا تعالیٰ کے لئے اعلیٰ خدمات بجالا کر اپنا مقصد حیات حاصل کر سکتا تھا وہ الٹ رستے پر چل نکلتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جو اسی موضوع کو زیادہ کھول کر بیان کرتا ہے کہ

"حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایک دفعہ لدھیانہ تشریف لے گئے۔ حضرت (امام جماعت اول) کے خسر صوفی احمد جان صاحب جو ایک مشہور پیر اور بزرگ انسان تھے اور جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ) کی کتاب براہین احمدیہ بھی پڑھی ہوئی تھی انہوں نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو بڑے خوش ہوئے اور اپنے ایک مرید سے جو کابل کے شہزادوں میں سے تھے آپ کی دعوت کروائی۔ حضرت (بانی سلسلہ) ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور جب کھانے سے فارغ ہوئے تو صوفی صاحب آپ کو آپ کے مکان تک پہنچانے کے لئے آپ کے ساتھ ہی چل پڑے صوفی احمد جان صاحب رتر چھتر والوں کے مرید تھے (رتر چھتر گورداسپور کے علاقہ میں ہے) حضرت (بانی سلسلہ) نے راستہ میں دریافت فرمایا کہ صوفی صاحب سنا ہے رتر چھتر والوں کی آپ نے بارہ سال تک خدمت کی کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ان کی صحبت سے کیا فیض حاصل کیا؟ انہوں نے کہا کہ وہ بڑے بزرگ اور بڑے باخدا انسان تھے۔ میں بارہ سال ان کی صحبت میں رہا اور بڑا فائدہ حاصل کیا۔ پھر انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو ان کے پیچھے آرہا تھا اور کہا' ان کی برکت سے اب مجھ میں اتنی طاقت پیدا ہو چکی ہے کہ اگر میں اس شخص کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھوں تو فوراً زمین پر گر پڑے اور تڑپنے لگ جائے۔ حضرت (بانی سلسلہ) یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر خاموش رہے اور اس سوٹی کو جو آپ کے ہاتھ میں تھی زمین پر رگڑتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میاں صاحب پھر آپ کو کیا فائدہ پہنچا۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو اس شخص کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ وہ چونکہ اہل اللہ میں سے تھے اس لئے آپ نے ابھی اتنا ہی فقرہ کہا تھا کہ وہ فوراً سمجھ گئے اور کہنے لگے' میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اس کا دین اور روحانیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

قارئین کرام! اس واقعے میں جہاں حضرت صوفی احمد جان کی سعادت مندی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گہری اور وسیع نظر اور دونوں اہل اللہ صاحبان کے درمیان ایک ہی فقرے میں بڑے لمبے عرصے یعنی بارہ سال پر محیط طرز عمل کو یک قلم چھوڑ دینے کا بیان ہے وہ بے حد روحانی لذت رکھتا ہے اور واضح کر دیتا ہے کہ سعید فطرت شخص کو تو ایک بات یا ایک جملہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اس کی روح فوراً حق و باطل میں امتیاز کر لیتی ہے۔

تاہم اس واقعہ میں بھی اسی بات کا بیان ہے کہ بے مقصد علوم کی تحصیل میں وقت ضائع کرنا اور اس نکتہ نظر سے بے پرواہ ہونا کہ انسانیت کے فائدہ کے لئے اس میں کیا چیز ہے' یہ وقت اور توانائی ضائع کرنے والی بات ہے۔

ایک دفعہ' چند سال کی بات ہے' کہ ٹیلی ویژن کے پروگرام میں ایک شخص کا اسی قسم کا علم یا کرتب دکھایا گیا کہ وہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر موٹر سائیکل چلاتا تھا اور راستے کی رکاوٹوں کو بغیر دیکھے جان جاتا تھا۔ اس کے کرتب کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا گیا کہ وہ شخص آنکھوں پر پٹی باندھ کر موٹر سائیکل پر سوار ہے اور ایک میدان میں جگہ جگہ رکاوٹیں رکھی گئی ہیں اور ہر رکاوٹ کے قریب آ کر وہ شخص موٹر سائیکل کو موڑ لیتا تھا۔ ٹی وی کے انٹرویو کرنے والے نے اس شخص سے جو بالکل عام سا آدمی تھا' جس کا کوئی خاص کاروبار یا آمدن بھی نہ تھی۔ معاشرے میں کوئی نمایاں مرتبہ بھی نہ تھا بظاہر اس کی زندگی میں کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ اس انٹرویو کرنے والے نے پوچھا کہ آپ کو اس علم سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ اس شخص کے پاس اس کا کوئی معقول جواب تھا۔ نہ دین' نہ دنیا' نہ معاشرہ یا سماج کہیں بھی اس نے کوئی مقام نہ خود حاصل کیا نہ کسی دوسرے کو فائدہ پہنچایا۔ ایسے حیرت انگیز علم کا کیا فائدہ؟

پس علم وہی ہے جو اللہ کی رضا کے لئے ہو یا اللہ کی مخلوق کے لئے فائدہ مند ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دست و گریباں ہونے لگے ہیں
جانوں سے بھی ہاتھ دھونے لگے ہیں
وُہ میرے احوال پر ہنس رہے تھے
آٹھ آٹھ آنسو رونے لگے ہیں
اب جگ ہنسائی ہونے لگی ہے
پایا تھا جو کُچھ کھونے لگے ہیں

ابو الاقبال (لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد خان دہلوی- سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ

دور حاضر کا شہرہ آفاق عظیم پاکستانی سائنس دان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

کے کارناموں اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ

وطن عزیز سے والہانہ محبت محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی مادر وطن یعنی پاکستان سے والہانہ محبت تھی۔ اس والہانہ محبت کی وجہ سے ہی آپ پاکستان کو اوائل میں ہی سائنس اور ٹیکنالوجی کی شعبوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کر کے اسے دنیا میں عزت و عظمت کے بہت بلند مقام پر فائز دیکھنے کے متمنی تھے۔ آپ نے صدر ایوب کے سائنسی مشیر اور اٹامک انرجی کمیشن آف پاکستان کے ممبر کی حیثیت سے جو آپ ہی کے مشورہ اور تجویز کے مطابق معرض وجود میں آیا تھا ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم عام کرنے سے متعلق بہت ہی مفید تجاویز اور سکیمیں پیش کیں لیکن افسر شاہی کی طرف سے انہیں چنداں اہمیت نہیں دی گئی جس کی وجہ سے ان پر عمل نہ ہو سکا تاہم سائنسی ترقی کے بنیادی تقاضے پورے کرنے کے سلسلہ میں آپ کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں بہت سے اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ Pinsteck کے لئے موقعہ کی مناسب و موزوں جگہ اور علاقہ کے انتخاب میں بھی آپ کا تعاون بہت کار آمد اور مفید ثابت ہوا۔ پھر Kanupp کے حصول اور دستیابی پر آپ نے بہت زور دیا اور اس کی بھرپور تائید کی۔ آپ نے حکومت پاکستان کو مجبور کیا کہ وہ ترقی یافتہ ممالک میں اپنے سائنس دانوں کو ٹریننگ دلوائے اور آپ نے اپنے ذاتی روابط کو بروئے کار لا کر دنیا کی اہم یونیورسٹیوں اور لیبارٹریوں میں ان کے لئے جگہیں نکلوائیں اور ٹریننگ کا انتظام کیا۔

آپ نے پاکستان میں Pakistan Space and Upper Atmosphere Commitee (SUPARCO) جیسے اہم ادارہ کے قیام کا نہ صرف خواب دیکھا بلکہ اس کے قیام میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کا بڑی ذمہ داری سے بھرپور مظاہرہ کیا۔ آپ نے صدر ایوب خان کو پاکستان کے سیم و تھور کے مسائل حل کرنے میں امریکہ کی مدد حاصل کرنے کا مشورہ دیا اور اس سلسلہ میں عملی اقدامات کر کے ان مسائل کے حل میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

آپ نے 1960ء میں اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین جناب منیر احمد خان کی معاونت سے ایٹمی ایندھن کی افزودگی کا پلانٹ قائم کرنے کی سکیم مرتب کی لیکن صدر ایوب خان نے اسے مالی رکاوٹوں کی بنیاد پر التوا میں ڈالے رکھا اس طرح پاکستان نے بنیادی اہمیت کی حامل ٹیکنالوجی کے حصول کا سنہری موقعہ ہاتھ سے گنوا دیا حالانکہ تیس سال پہلے یہ ٹیکنالوجی بغیر تحفظات کے بہت کم قیمت پر حاصل ہو سکتی تھی۔ آپ کی ان عظیم خدمات کا جناب منیر احمد خان نے اپنے مضمون

Slaam Passes into History

مطبوعہ "دی نیوز" لاہور مورخہ 24 نومبر 1996ء میں ذکر کیا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے اس مضمون میں لکھا۔

"بہت کم پاکستانی ہوں گے جو اپنی مادر وطن کو دنیا میں عزت و احترام کا وہ بلند مقام دلانے میں کامیاب ہوئے ہوں گے جو ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے دلایا۔"

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پاکستان کے مایہ ناز فرزند تو تھے ہی اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ سائنس کے میدان میں تیسری دنیا کے ہیرو اور محسن بن کر ابھرے۔ آپ نے پسماندہ ملکوں کے سائنس دانوں کو تربیت دینے کی غرض سے "انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم کرنے کی سکیم انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کی منظوری اور اس کا تعاون حاصل کرنے کی غرض سے ایجنسی میں پیش کی۔ اس سکیم کی بعض نوبل انعام یافتہ امریکی سائنس دانوں اور بھارت کے سائنس دان بھابھا نے شدید مخالفت کی۔ مسٹر بھابھا در اصل اس سنٹر کے قیام کے حق میں تو تھے لیکن وہ چاہتے تھے کہ یہ سنٹر بمبئی میں قائم ہو۔ انہوں نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام سے کہا کہ اگر وہ ان کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو وہ آپ کی مدد سے اس سنٹر کے بمبئی میں قیام کا انتظام کر دیں گے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے صاف انکار کر دیا۔ آپ یہ سنٹر پاکستان میں قائم کرنا چاہتے تھے لیکن اس وقت کی حکومت اس کے لئے مالی امداد فراہم کرنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ آپ نے ہمت نہ ہاری اور کوششیں جاری رکھیں اور بالآخر آپ 1964ء میں بعض چوٹی کے سائنس دانوں کے تعاون اور اٹلی کی معاونت سے اٹلی ہی میں ٹریسٹی کے مقام پر یہ سنٹر قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اصل غرض آپ کی یہی تھی کہ تیسری دنیا کے پسماندہ ممالک سے تعلق رکھنے والے سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں پاکستانی سائنسدانوں کو اعلیٰ تربیت کے مواقع فراہم ہوں۔ آپ نے اس ادارہ کے پہلے ڈائریکٹر کی حیثیت سے تیسری دنیا کے تیس ہزار سائنس دانوں کو اعلیٰ سائنس ریسرچ کے مواقع بہم پہنچائے اور اس حقیقت سے سب آگاہ ہیں کہ ان میں ایک بہت بڑی تعداد پاکستانی سائنسدانوں کی شامل ہے۔ یہ سنٹر محترم پروفیسر عبدالسلام کا جاری کردہ ایسا چشمہ فیض ہے جس سے تیسری دنیا کے سائنس دان بالعموم اور پاکستان کے سائنس دان بالخصوص مستفیض ہوتے چلے جائیں گے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اپنے وطن عزیز پاکستان سے والہانہ محبت کا علمی سطح پر ایک اور مہتم بالشان اظہار اس وقت ہوا جب 1979ء میں آپ کو مشہور زمانہ نوبل انعام کا حق دار قرار دیا گیا۔ اس وقت سب سے پہلے بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اور پھر برطانیہ اور بعض دوسرے ممالک نے آپ کو اپنے ملک کی شہریت اور اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازنے کی پیشکش کی۔ یہ سب ممالک چاہتے تھے کہ آپ ان کے ملک کے شہری کی حیثیت سے یہ اعزاز حاصل کریں اور ان کے ملک کے لئے عزت اور شہرت کا باعث بنیں۔ لیکن آپ نے ان میں سے کوئی ایک پیشکش بھی قبول نہ کی۔ ہر پیشکش کو آپ رد کرتے چلے گئے۔ آپ یہ پیشکشیں کیوں نہ مسترد کرتے جبکہ اپنے پیارے وطن کی محبت تو آپ کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ آپ نے ہر ایسی پیشکش قبول کرنے سے معذرت کرتے ہوئے اس امر کا برملا اظہار کیا کہ فرض عین کا درجہ رکھنے والی میری یہ دلی تمنا ہے کہ میں یہ عالمی اعزاز ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے وصول کروں اور اس طرح میرے وطن عزیز سرزمین پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہو کہ اس کے ایک فرزند کو فزکس میں نوبل انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ وقت آنے پر آپ نے فرض عین کا درجہ رکھنے والی اپنی اس دلی تمنا کا عملاً بہت ہی اچھوتے انداز میں اظہار کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپ کے اس اچھوتے عملی اظہار پر دنیا عش عش کئے اور آفرین کہے بغیر نہ رہی۔ جب شاہ سویڈن نے ایک پرشکوہ تقریب میں مختلف ملکوں کی نابغہ روزگار ہستیوں کی خدمت میں نوبل انعامات پیش کئے تو محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اس موقع پر پاکستان کا نام بلند کرنے اور اس کی عزت و عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے سر سے پاؤں تک پاکستانی لباس میں ملبوس ہو کر شاہ موصوف سے اپنا انعام حاصل کیا۔ آپ شیروانی اور شلوار میں ملبوس تھے۔ سر پگڑی سے مزین تھا اور پیروں میں اپنے علاقہ کا مخصوص کھسہ پہنا ہوا تھا۔ آپ کے سائنسی کارناموں کے ساتھ اس تاریخی موقع کی یہ تاریخی تصویر دنیا بھر کے اخباروں میں شائع ہوئی اور شرق و غرب کے آخری کونوں تک پاکستان کو سربلند کرنے اور اس کی شہرت اور عظمت کو چار چاند لگانے کا موجب ہوئی۔ دنیا کا کوئی موقر اخبار اور رسالہ ایسا نہ تھا جس نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ آپ کے وطن پاکستان کو خراج تحسین و عقیدت پیش نہ کیا ہو۔ آپ کا وجود ایک بلند پایہ و فیض رساں سائنس دان کی حیثیت سے دنیا بھر میں پاکستان کی نیک نامی کا موجب ہوا اور جب تک آپ زندہ رہے دنیا کے اعلیٰ ترین سائنسی حلقوں میں آپ کے حوالہ سے پاکستان کے نام کی دھوم مچی رہی۔ مزید برآں آپ کے وجود سے علی الخصوص تیسری دنیا میں سائنسی علوم کی ترویج اور آپ کے پیش کردہ نت نئے سائنسی نظریات کی شکل میں فیض کا جو عظیم چشمہ جاری ہوا ہے آئندہ بھی آپ کے نام اور نیز آپ کے وطن عزیز پاکستان کی دھوم مچتی چلی جائے گی۔ آپ کی وفات پر جو 21 نومبر 1996ء [illegible] ہوئی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے [illegible] محترم فاروق احمد خان لغاری نے اپنے تعزیتی پیغام میں ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر بالکل بجا فرمایا ہے۔

"ڈاکٹر سلام اپنی ذات میں پاکستان کے ایک عالی مرتبت سفیر کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ نوبل انعام یافتہ ہونے کے بل پر دنیا میں سرفرازی حاصل کرنے والے واحد پاکستانی تھے۔ اس حیثیت میں آپ اپنی مادر وطن کی عزت بلند کرنے کا موجب بنے اور اس طرح آپ نے اس کی مسلّمہ شناخت ہونے کا بلند مرتبہ حاصل کیا۔ آپ نے دنیائے سائنس کے نقشہ پر پاکستان کے نقش کو بڑی مضبوطی اور پائیداری کے ساتھ ابھارنے کا کارنامہ انجام دیا"

(ترجمہ پاکستان ٹائمز لاہور 22 نومبر 1996ء)

بڑائی کے باوجود عجز و انکسار کا مجسمہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی عظمتوں اور رفعتوں نیز انعامات کی پیہم نازل ہونے والی بارشوں کے باوجود آپ میں عجز و انکسار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور یہ وصف آپ کو احمدیت کے طفیل اپنے والد بزرگوار کی طرف سے ورثہ میں ملا تھا۔ انسان تو سب برابر اور یکساں قابل عزت ہیں۔ دنیوی نقطہ نگاہ کی رو سے اگر کوئی چھوٹا شخص آپ سے ملتا تو آپ اس سے بھی بہت کشادہ دلی، خوش روئی اور خندہ پیشانی سے ملا کرتے تھے۔ ملنے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس دور کے شہرہ آفاق عظیم سائنس دان سے باتیں کر رہا ہے۔

(انگریزی روزنامہ "ڈان" نے اپنے شمارہ 22 نومبر 1996ء میں اور اٹامک انرجی آف پاکستان کے سابق چیئرمین جناب منیر احمد خان صاحب نے اپنے مضمون مطبوعہ "دی نیوز" مورخہ 24 نومبر 1996ء میں آپ کی سیرت کے اس درخشاں پہلو کا بھی خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

"ڈان" نے تو لکھا ہے کہ وہ Ivory tower سائنس دان نہیں تھے جس کے معانی ہیں کہ وہ ایسے انسان نہیں تھے جو اپنی انا کے خول میں بند رہنے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ جناب منیر احمد خان صاحب نے آپ کی اس صفت کا ذکر تو خاصی تفصیل سے کیا ہے لیکن اس میں ایک لفظ ایسا استعمال کیا ہے کہ محترم ڈاکٹر موصوف کی اس خوبی کو اس میں سمو کر رکھ دیا ہے اور وہ لفظ ہے Unassuming یہ لفظ اپنے آپ کو نمایاں نہ کرنے والے حلیم الطبع انسان کے لئے بولا جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ آپ بہت سلیم الفطرت اور حلیم الطبع واقع ہوئے تھے۔ آپ ہر انسان کو انسان ہونے کے ناطے تعظیم و تکریم کا مستحق سمجھتے تھے۔ مجھ ایسے احد من الناس کو آپ سے بارہا ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے آپ کو ہو بہو ایسا ہی

ایک اچھی بات

کوئی کسی بیماری کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ جب وہ بہت ہی تنگ آیا ہوا ہو اور اس سلسلہ میں کوئی دعا مانگنی ہو تو یوں دعا مانگے۔ اے میرے اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے اگر وفات میرے لئے بہتر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پایا۔ ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے مجھ سے ملنے سے انکار کیا ہو۔ یا میری طرف سے پوچھے جانے والے کسی سوال کا برا منایا ہو۔ میں اکثر و بیشتر الفضل کے نمائندے کی حیثیت سے ملا کرتا تھا تاکہ آپ کو من جانب اللہ عطا ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں اور رفیع الشان اعزازات کی خبر الفضل میں شائع کر سکوں۔

مجھے آپ کو زندگی میں پہلی بار دیکھنے اور باتیں کرنے کا اتفاق غالباً 1949ء یا 1950ء میں اس وقت ہوا جب آپ کیمبرج یونیورسٹی سے بی۔اے آنرز (ریاضی) اور بی۔اے آنرز (فزکس) کے امتحانات اصل سے قریباً نصف مدت میں بہت اعزاز کے ساتھ پاس کر کے وطن واپس تشریف لائے۔ مجھے پتہ چلا کہ آپ لاہور میں پرانی انار کلی اور نابھ روڈ کے علاقہ میں غالباً ربانی روڈ کی کسی گلی میں اپنے ماموں حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب حکیم (جو مغربی افریقہ میں سلسلہ احمدیہ کے مربی تھے) کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں پتہ کرتا کراتا آخر اس گھر تک جا ہی پہنچا جو اس گدڑی کی طرح تھا جس میں لعل بے بہا چھپا ہوا تھا۔ میں نے دستک دی۔ حضرت مولانا حکیم صاحب کے ایک فرزند ارجمند نے، جنہیں میں پہلے سے جانتا تھا' دروازہ کھولا اور آمد کا مقصد معلوم کرنے کے بعد بیٹھک کے طور پر استعمال ہونے والے ایک کمرے میں مجھے بٹھا گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں میٹرک 'ایف اے' بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں ہندو طلباء کے قائم کردہ ریکارڈ توڑنے اور کیمبرج میں بی آے آنرز (ریاضی) کا امتحان تین سال کی بجائے دو سال میں اور بی۔ایس۔سی آنرز (فزکس) کا امتحان تین کی بجائے صرف ایک سال میں بڑے اعزاز کے ساتھ پاس کرنے والا نوجوان اپنے بھائی عبدالسمیع کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوا۔ میں اپنی توقع اور تصور کے سراسر برخلاف اس نابغہ روزگار نوجوان کو بالکل سیدھے سادھے عام نوجوانوں کی طرح سادہ ہی نہیں بلکہ منکسر المزاج اور خاموش طبع پا کر ہکا بکا رہ گیا۔

ستم ظریفی کا آئینہ دار واقعہ

رپورٹر الفضل کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا۔ آنے کا مقصد بیان کیا۔ سیدھے سادھے نابغہ روزگار نوجوان کی محیر العقول کامیابیوں کے کوائف خود اس کی زبان سے سنے۔ میں ایک فری لانس پریس فوٹوگرافر مسٹر عزیز کو بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ چنانچہ اپنی غیر معمولی لیاقت کی دھاک بٹھانے والے اس نوجوان کا فوٹو کھنچوایا اور واپس چلا آیا۔ الفضل میں تو میں نے خبر شائع کرنا ہی تھی سو کر دی لیکن میں نے ساتھ ہی انگریزی میں بھی خبر بنائی اور وہ خبر مع فوٹو پاکستان ٹائمز کے نیوز سیکشن میں دے آیا۔ دو روز تک انتظار کیا لیکن خبر شائع نہ ہوئی۔ آخر تیسرے روز رات کو پاکستان ٹائمز کے دفتر جا کر نیوز ایڈیٹر کمال صاحب سے ملا اور ان سے کہا کہ اس اطلاع پر مشتمل خبر دے گیا تھا لیکن وہ تا حال شائع نہیں ہوئی۔ وہ کہنے لگے خبر تو میری نظر سے بھی گزری تھی لیکن سچ بات یہ ہے کہ مجھے یقین نہیں آیا کہ ایک نوجوان اتنی کم عمر میں بی۔اے آنرز ریاضی کا امتحان تین سال کی بجائے دو سال میں پاس کرنے کے بعد بی۔اے آنرز فزکس کا امتحان تین سال کی بجائے صرف ایک سال میں پاس کر دکھاتا ہے اور پھر پاس بھی کرتا ہے اس شان کے ساتھ کہ انگریز طلبہ کو مات کر دکھاتا ہے۔ میں نے سوچا اگر یہ خبر غلط نکلی تو اخبار کی بہت سبکی ہو گی تاہم میں نے وہ خبر اپنے رپورٹر کو دے دی تھی کہ وہ پہلے اس کی تصدیق کرے۔ ہوا یہ کہ رپورٹر صاحب نے اسے ضائع کر چھوڑا۔ القصہ خبر چھپنی تھی نہ چھپی۔

شبہ اور دغدغہ میں پڑ کر پاکستان ٹائمز کے نیوز ایڈیٹر کمال صاحب نے خبر نہ چھاپ کر جس ستم ظریفی کا مظاہرہ کیا قدرت نے انہیں اس کا عجب رنگ میں جواب دیا۔ جب وہی نوجوان 1952ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے اور طبیعیات میں یکسر جدید نظریات پیش کر کے دنیا بھر میں تہلکہ مچانے کے بعد 1957ء میں لندن کے امپیریل کالج میں پروفیسر مقرر ہوا تو اس کا یہ تقرر بھی ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ اس وقت اس کی عمر صرف 31 سال تھی اور اس سے پہلے کوئی ایشیائی تو کجا کوئی یورپی یا برطانوی سکالر بھی اتنی کم عمر میں اس بلند علمی مرتبہ کو نہ پا سکا تھا۔ پہلے قلیل ترین مدت میں بیک وقت بی اے آنرز (ریاضی) اور بی ایس سی (فزکس) کے امتحانات خصوصی امتیاز کے ساتھ پاس کرنے پر پاکستان ٹائمز کے نیوز ایڈیٹر کمال صاحب کو یقین نہ آیا تھا۔ اس مرتبہ اسی نوجوان کے امپیریل کالج میں پروفیسر اور صدر شعبہ فزکس مقرر ہونے پر پاکستان ٹائمز کے مالک محترم میاں افتخار الدین صاحب کو یقین نہ آیا۔ ان کے نزدیک یہ اتنی حیران کن بات تھی کہ اس پر یقین کرنا ممکن نہ تھا۔ وہ انگلستان آتے جاتے رہتے تھے۔ وہ خود انگلستان جا کر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے ملے اور واپس آ کر آپ کی حیرت انگیز علمی کامیابیوں اور کارناموں پر ایک تفصیلی مضمون پاکستان ٹائمز میں شائع کرایا۔ وہی مثل صادق آئی کہ چاند چڑھا کل عالم نے دیکھا اور کسی کے لئے بھی شبہ کی گنجائش اور انکار کی مجال نہ رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 9 مئی 1997)

دوالمیال میں گولڈن جوبلی جشن آزادی کی تقریبات

مورخہ 14۔ اگست 1997ء کو صبح دس بجے احمدیہ دار الذکر دوالمیال ضلع چکوال میں گولڈن جوبلی جشن آزادی کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں احمدی مستورات اور مردوں، بچوں نے حصہ لیا۔ پروگرام درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تلاوت۔ مکرم ملک محمد افضل صاحب
نظم۔ ملک اعجاز احمد صاحب
تقریر۔ مکرم ریاض احمد ملک صاحب
اختتامی تقریر و دعا۔ ملک عبد العزیز امیر ضلع

مکرم ریاض احمد ملک صاحب نے اپنی تقریر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ابتدائی دور سے لے کر پاکستان بننے تک کے تاریخی حالات بیان کئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور احمدی اکابرین کے مثالی کارنامے بڑی تفصیل سے واضح فرمائے خاص کر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمات اور پاکستان کے قیام کے حق میں ان کے ارشادات سنائے نیز وہ واقعہ جب قائداعظم اپنی قوم سے ناامید ہو کر انگلستان میں قیام پذیر ہو گئے تو حضرت امام جماعت الثانی نے امام بیت الفضل لندن حضرت مولانا عبدالرحیم درد کو ہدایات دیں کہ قائداعظم کو ہندوستان واپس تشریف لانے پر راضی کریں اور کس طرح حضرت صاحب کی یہ سکیم کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پھر قائداعظم ہندوستان واپس آ کر پاکستان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

امیر ضلع مکرم ملک عبدالعزیز صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں محترم جناب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی خدمات کا ذکر کیا۔

اختتامی دعا میں پاکستان کی ترقی و کمال کو شامل کیا گیا۔ اور جلسہ کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اس سے پیشتر 14۔13 اگست کی رات کو احمدیہ دار الذکر دوالمیال پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ دار الذکر کو بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا اور مینار اور دار الذکر کے گنبد اور عمارت پر بڑے وسیع پیمانے پر چراغاں کیا گیا۔

□

بجلی کی ضیاء سے کھیلا ہوں طوفاں کے تھپیڑے کھائے ہیں
ہنس ہنس کے بھی جی کر دیکھا ہے' رونے کے بھی لمحے آئے ہیں

جی چاہ رہا ہے کشتی کو منجدھار میں لے جائے کوئی
گو بپھری بپھری لہروں پر پُر ہول اندھیرے چھائے ہیں

خاموش تو میں رہتا ہوں مگر اے جانِ وفا معلوم بھی ہے
اس ضبط محبت نے دل میں کیا کیا طوفان اٹھائے ہیں

یہ طُور یہ برقِ طُور ہے کیا یہ ہلکا ہلکا نور ہے کیا
میرے تو یہاں دہکے جلوے خود چل کر آئے ہیں

سنتے ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے زخموں پہ چھڑکتے ہیں وہ نمک
ہم نے بھی اسی امید پہ دل پر کچھ چرکے لگوائے ہیں

تم اور ہمیں نادار کہو' یہ خوبیٔ قسمت ہے اپنی
اتنی ہی بات کی خاطر تو ہم نے گھر بار لٹائے ہیں

کیوں ان کو نسیم آتا ہی نہیں ہے تیری وفائے دل کا یقیں
گو خواب میں آئے ہیں لیکن گھبرائے ہوئے سے آئے ہیں

نسیم سیفی

جو شخص روح کی سچائی کے ساتھ دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اس کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 8- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو پروگرام-
1-00 بیت بازی-
1-30 درس کلام الٰہی نمبر12- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(1996ء)
3-30 چینی زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-سپورٹس-واقفین نو-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- سالانہ تقریری مقابلہ جامعہ احمدیہ ربوہ-
7-00 اردو کلاس-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-سپورٹس-واقفین نو-
11-00 درس کلام الٰہی- نمبر12-(1996ء) بیت الفضل لندن-
12-30 بیت بازی-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سپورٹس- دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ واپڈا بمقابلہ ایرفورس-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 نارویجین زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 ترکی پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن سروس-

منگل 9- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 سپورٹس- دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ-واپڈا بمقابلہ ایرفورس-
7-00 اردو کلاس-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 طبی معاملات-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارویجین پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بدھ 10- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات-
7-00 اردو کلاس-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 کوئز- سیرت حضرت امام جماعت الثالث از ناصرات الاحمدیہ بورے والا بمقابلہ شاہ تاج حصہ دوئم-
11-30 تقریر از حافظ مظفر احمد صاحب-
12-30 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن سروس-

جمعرات 11- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 المائدہ-رس ملائی-
1-45 ترجمہ کلام الٰہی-
3-00 ترکی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن-
7-00 اردو کلاس-
8-00 ترکی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام قصیدہ- نظم-
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(29-12-95)
12-00 کوئز پروگرام-تاریخ احمدیت حصہ12-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس
3-00 المائدہ-رس ملائی-
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن35-(22-6-94) حصہ اول-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 رشین پروگرام-روسی اور قازقستان کے دوستوں کے ساتھ سیشن 6-(23-5-94) حصہ دوئم-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

ملک منور احمد عارف جہلمی- ربوہ

ارواح دوجہان کا باہمی رابطہ

اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح کا نظام ایسا ایمان افروز اور دلچسپ قائم فرمادیا ہے کہ اس سلسلہ میں بعض واقعات سن کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایسی باتیں کیسے ممکن ہو گئی ہیں جو بظاہر انہونی معلوم ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں خاکسار قارئین کرام کی خدمت میں ایک عجیب و غریب واقعہ عرض کرتا ہے جسے معلوم کرکے آدمی ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی معروف پنجابی شاعر جنہیں حضرت بانی سلسلہ کا رفیق ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ سوانح دلپذیر میں رقم طراز ہیں کہ

میری عمر بیس چوبیس سال کے درمیان تھی کہ والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور ان کا ترکہ منقولہ و غیر منقولہ سوتیلے بھائیوں بہنوں نے سنبھال لیا مجھے صرف ایک کوٹھڑی ملی۔ جس کا دروازہ بھی انہیں کے حصہ کی طرف تھا۔ اس کوٹھڑی کے ساتھ کچھ سفیدہ زمین بھی ملا کر تین مرلے جگہ تھی۔ یہ کوٹھڑی بہت بوسیدہ حالت میں تھی اور دروازے کا بھی جھگڑا رہتا تھا کہ اپنا دروازہ الگ نکالو۔ والدین کی ماتم پرسی پر جو پیسہ خرچ ہوا تھا وہ بھی مجھے ہی خرچ کرنا پڑا تھا۔ ہنر بھی کوئی پاس نہ تھا۔ اور تعلیم بھی تھوڑی تھی۔ ہم کھانے والے تین آدمی تھے مالی تنگی کے تفکرات نے ہر طرف سے آگھیرا۔ نہ رہنے کے لئے باامن ٹھکانہ نہ شکم پروری کے لئے پورا کھانا۔ اسی غم میں رات دن بسر کرنے لگے۔ آخر قدرت خداوندی نے دستگیری فرمائی۔ ایک رات خواب میں والدہ مکرمہ تشریف لائیں اور فرمایا بیٹا کیوں فکر مند ہو۔ جو کوٹھڑی تمہارے حصہ میں آئی ہے۔ اس کے فلاں کونے میں ڈیڑھ سو روپیہ مدفون ہے اسے نکال لو اور کام چلاؤ پھر اللہ تعالیٰ کوئی اور سبیل نکال دے گا۔ دو دن تو میں نے یونہی خواب خیال سمجھ کر کوئی توجہ نہ کی۔ تیسری رات پھر والدہ مکرمہ میری بیوی کو خواب میں آکر فرمانے لگیں کہ میرے بیٹے کو کہنا کہ جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ درست ہے شک نہ کرو۔ علی الصبح بیوی نے مجھے خواب سنائی تو یقین ہو گیا۔ میں نے اپنی مادری ہمشیرہ کے پاس جاکر ذکر کیا۔ جس کا میرے ساتھ بہت پیار تھا اور میری کمال درجہ ہمدرد تھی۔ وہ اسی وقت میرے ساتھ آگئی۔ جب سوتیلے بھائیوں سے آنکھ بچاکر وہ جگہ کھودی تو ایک مٹی کے برتن میں بند شدہ پورا ڈیڑھ سو روپیہ مل گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے از سرنو کوٹھڑی بھی تعمیر کرلی اور دروازہ بھی اپنی طرف نکال لیا۔

اسی طرح کا واقعہ میرے والد صاحب نے مجھے سنایا کہ ایک مرتبہ انہیں اپنے والد یعنی راقم الحروف کے دادا جان خواب میں ملے جس پر دونوں بہت خوش ہوئے۔ لیکن بعد میں میرے والد صاحب کو بار بار خیال آتا رہا کہ کاش میں ان سے دریافت کرلیتا کہ اگلے جہان میں آپ کا کیا حال ہے۔ اس پر دعا بھی شروع کردی کہ یا الٰہی ایک دفعہ پھر والد صاحب سے خواب میں ملاقات کرادے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند روز بعد پھر خواب میں ملے بڑے ہشاش بشاش تھے اور صاف ستھرے لباس میں ملبوس تھے۔ ان سے پوچھا کہ ابا جان اگلے جہاں میں آپ کیسے رہ رہے ہیں۔ تو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے میں بالکل ٹھیک ٹھاک اور خوش و خرم ہوں۔ سایہ رحمت الٰہی تلے سکون و آرام سے رہ رہا ہوں۔ اس طرح سے محیر العقول واقعات پڑھ سن کر بے ساختہ حضرت بانی سلسلہ کا یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

انسانی حقوق سے مشروط ہتھیاروں کی فروخت

گزشتہ جولائی کی 28۔ تاریخ کو برطانیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ کسی ایسے ملک کو ہتھیار برآمد نہیں کرے گا جس میں انسانہ حقوق کے متعلق خیال نہیں رکھا جارہا ہو گا۔ لیکن انڈونیشیا کے ساتھ اسلحہ کے ایک سودے کے سلسلے میں برطانیہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اب انڈونیشیا کو پرانے قوانین کے تحت ہی ہتھیار فروخت کرنے پر رضامند ہو جائے گا۔

اس بات کا انکشاف انڈونیشیا کے وزیر خارجہ علی الطاس نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر برطانیہ نے انسانی حقوق کے متعلق شرائط عائد کیں تو انڈونیشیا برطانیہ سے اسلحہ حاصل نہیں کرے گا انڈونیشیا برطانیہ سے 16 ہاک لڑاکا طیارے اور سو ہلکے ٹینکوں سمیت دیگر دفاعی سامان خریدنا چاہتا تھا۔ لیکن برطانیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے سلسلے میں شرائط عائد کرنے کا خیال ظاہر کرنے پر انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر برطانیہ نے اپنی ان شرائط پر اصرار کیا تو ہم کسی دوسرے ملک سے اسلحہ خرید لیں گے انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا کو اپنے دفاعی معاملات اور مسائل حل کرنے کے لئے کسی قسم کی دشواری درپیش نہیں کیونکہ ہمارے دوسرے ملکوں سے رابطے موجود ہیں جو اس قسم کی شرائط کی بات نہیں کرتے۔ اس لئے اگر کوئی ایسی صورت حالات پیدا ہوئی تو ہم اس خریداری کے سلسلے میں از سر نو اس کا جائزہ لیں گے۔

○○○

شہزادی ڈیانا کی موت

پرنسیس آف ویلز شہزادی ڈیانا گزشتہ روز فرانس کے شہر پیرس میں ایک کار کے حادثے کا شکار ہو گئیں۔ اس وقت ان کی عمر 36 سال تھی۔ وہ یکم جولائی 1961ء میں پیدا ہوئی۔ 19۔ جولائی 1981ء کو ان کی شادی برطانیہ کے ولی عہد شہزادہ چارلس سے ہوئی۔ شہزادی ڈیانا اور پرنس چارلس کے دو بیٹے تھے بڑا پرنس ولیم 21۔ جولائی 1982ء کو اور چھوٹا پرنس ہیری 15۔ ستمبر 1984 کو پیدا ہوا۔ خوش شکل' خوش لباس' شہزادی ایک باغ و بہار طبیعت کی مالکہ تھیں۔ وہ بچوں کے لئے ایک محبت بھرا دل رکھتی تھیں۔ شہزادہ چارلس سے علیحدگی کے بعد انہوں نے اپنی زندگی فلاحی اور رفاحی کاموں کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور ایسی عادات اور کاموں کی وجہ سے انہوں نے ساری دنیا کی دکھی انسانیت کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔

○○○

بھارت میں علیحدگی پسندی کے رجحانات

یوں تو تمام بھارت میں علیحدگی پسند تحریکوں کی کارروائیاں روز ہی منظر عام پر آتی رہتی ہیں لیکن بھارتی صوبہ منی پور میں تشدد کچھ زیادہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اب پھر اس صوبے میں علیحدگی پسندوں نے چاند پور ضلع میں درجنوں مکانوں کو آگ لگادی علیحدگی پسندوں نے پپائی گاؤں میں لوگوں پر اندھا دھند فائرنگ بھی کی جس سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ یاد رہے کہ مسلح علیحدگی پسند گروپ کوکی نیشنل فرنٹ اور وٹزی فرنٹ اس معاملے میں بہت سرگرم ہیں اور اس علاقے میں دو ماہ کے عرصہ میں سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جبکہ ایک ہزار مکانوں کو آگ لگا کر تباہ کیا جاچکا ہے۔ بھارت اگرچہ دن بدن سیکیورٹی کو سخت تر سے سخت کر رہا ہے لیکن حالات دن بدن دگرگوں ہو رہے ہیں۔ منی پور کی حکومت نے تعلیمی اداروں کو بند کرنے کا اعلان کیا ہے اور جلسے جلوسوں پر پابندی عائد کردی ہے۔

○○○

ایران عرب تعلقات

ایران میں صدر محمد خاتمی کے انتخاب کے ساتھ ہی ایران کی سیاست میں ایک واضح تبدیلی واقع ہو رہی ہے اور ایران چاہتا ہے کہ وہ تمام دنیا سے اپنے تعلقات کی تجدید کرے اور اگر کہیں کوئی غلط فہمیاں ہیں تو ان کو دور کر کے اچھے تعلقات کی بنیاد رکھی جاسکے۔ اور اس سلسلے میں عرب ممالک اور خلیجی ریاستوں کے متعلق وہ تعلقات کے نئے دور کا آغاز چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے ایران کے وزیر خارجہ کمال فرازی اپنا پہلا سفارتی دورہ بھی خلیجی ریاستوں میں کریں گے۔

سعودی عرب میں ایرانی سفیر نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ایران کی خارجہ پالیسی کی ترجیحات میں یہ شامل ہے کہ خلیجی تعاون کونسل کے ساتھ تعلقات کا نیا دور شروع کیا جائے۔

ایرانی سفیر محمد رضا نوری جو حال ہی میں وزیر خارجہ کمال فرازی سے مذاکرات کے بعد سعودی عرب واپس آئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایران کے نئے وزیر خارجہ کمال فرازی نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ علاقائی امن و استحکام کے لئے وہ خلیجی ریاستوں خصوصاً سعودی عرب سے بہتر تعلقات چاہتے ہیں۔ یاد رہے کہ خلیجی تعاون کونسل کے رکن ممالک میں بحرین' کویت' اومان' قطر' سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ تعلقات میں گرم جوشی پیدا کرنے کے لئے ایران کی سرکاری ائرلائن 14۔ ستمبر کو 18 برس کے بعد پہلی ڈائرکٹ پرواز سعودی عرب کے مغربی شہر جدہ بھجوا رہی ہے۔

○○○

الجزائر میں دہشت گردی

الجزائر میں مسلم بنیاد پرست دہشت گردوں کی سرگرمیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں پہلے دارالحکومت ہی کے نواح میں سینکڑوں افراد کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس واردات میں دہشت گردوں نے گاؤں پر حملہ کر کے بلا تخصیص کئی گھروں کے افراد کو بے رحمی سے ہلاک کر دیا۔ اور پھر ان لوگوں کے مکانوں کو آگ لگادی۔ جس سے نعشیں مسخ ہو گئیں۔ جو لوگ اس قتل عام سے بچ کر باہر کی طرف بھاگے ان کو بھی دہشت گردوں نے پکڑ کر اسی طرح قتل کر دیا۔ ان لوگوں کی نعشیں کھیتوں میں پڑی ملیں۔ جن لوگوں کو ذبح کر کے ہلاک کیا گیا ان کی تعداد سینکڑوں میں بتائی جاتی ہے۔ مرنے والوں میں زیادہ تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے۔ ایک ہی رات میں نہتے شہریوں کے اتنی تعداد میں قتل ہولناک ترین واردات ہے۔ یہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ دہشت گردوں کی طرف سے رات کو سوئے ہوئے بے گناہوں کا قتل عام ہے۔

اس بہیمانہ واردات کے چند گھنٹوں کے بعد فوج وہاں پہنچ گئی۔ اور فوج نے بھی اسی علاقہ کے باقی لوگوں کی پکڑ دھکڑ شروع کردی حالانکہ بتایا گیا ہے کہ اس واردات کو کرنے والے دہشت گرد کسی دوسرے علاقے سے گاڑیوں پر آئے تھے۔ ان کے پاس خودکار اسلحہ کے علاوہ چاقو اور کلہاڑیاں بھی تھیں۔ جس جگہ یہ واردات ہوئی وہ علاقہ دارالحکومت الجزیرہ کے نواح میں صرف 25 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

بہرحال الجزائر میں ہونے والی صورت حال کا سیکرٹری اقوام متحدہ کوفی عنان نے بھی نوٹس لیا ہے اور کہا ہے کہ اب اس سلسلے میں بین الاقوامی برادری کو کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔

○○○

افغان جنگ میں اقوام متحدہ کا کردار

اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے لغظار براہیمی افغانستان کے مسئلہ کے حل کے لئے پاکستان تاجکستان ترکمانستان اور ازبکستان کے دورے کے بعد ایران پہنچ گئے ہیں اور وہاں بھی انہوں نے اپنے ابتدائی مذاکرات مکمل کر لئے ہیں۔ اس کے علاوہ مسٹر براہیمی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے خصوصی نمائندے میرٹ ہال کے ساتھ مل کر طالبان کے اعلیٰ نمائندوں سے قندھار میں ملاقات کی۔ انہوں نے کمانڈر احمد شاہ مسعود اور جنرل عبدالمالک سے بھی مذاکرات کئے اور افغانستان کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ان سب سے تجاویز طلب کیں۔ پاکستان میں پاکستانی حکام سے پہلے ہی ان کے تفصیلی مذاکرات ہو چکے ہیں۔

لیکن ان مذاکرات کے ساتھ ساتھ افغانستان میں خانہ جنگی بھی زوروں پر ہے اور طالبان نے کابل کے شمال میں کمانڈر احمد شاہ مسعود کی فوج پر توپخانے کی مدد سے بڑا حملہ کر دیا۔ گھمسان کا رن پڑا ہوا ہے اور جبل السراج کے محاذ پر بھی خونریز جنگ جاری ہے۔ اور دو ہفتوں کے دوران یہ جنگ تیز سے تیز تر ہو رہی ہے۔ پہلے شمالی اتحاد نے اپنی کامیابیوں کا اعلان کیا پھر اس کے بعد طالبان نے ان کو واپس دھکیلنے کا دعویٰ کیا بلکہ لڑائی کو پھر دشمنوں کے علاقے میں پہنچا دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ افغان جنگ بند کرانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ اور اصل فیصلہ اب دونوں دھڑوں کی فتح و شکست پر ہی ہو سکے گا۔

○○○

مسز میڈلین البرائٹ کا دورہ مشرق وسطی

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈلین البرائٹ جلد ہی مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والی ہیں جس میں وہ فلسطین اتھارٹی اور اسرائیل کی حکومت کے تعلقات کے بارے میں بات چیت کریں گی اور امن معاہدہ کو صحیح راہ پر ڈالنے کی کوشش کریں گی۔ لیکن اسرائیل اور یاسر عرفات میں تعلقات دن بدن خراب ہوتے جارہے ہیں اور نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ اسرائیل کے سخت گیر وزیر شیرون نے کہا ہے کہ یاسر عرفات کے ساتھ بات نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کے ساتھ امن کا قیام ممکن نہیں۔

یاسر عرفات نے امریکی وزیر خارجہ مسز میڈلین البرائٹ سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل فلسطینیوں سے ہونے والے معاہدات پر عمل نہیں کر رہا۔ جبکہ نتن یاہو نے بھی مسز البرائٹ کے دورہ سے پہلے فون پر ہی ان سے گفتگو کرتے ہوئے ان کو بتایا کہ دہشت گردی سے عہدہ برآ ہونے کے سلسلے میں فلسطینی اتھارٹی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں ناکام رہی ہے۔

اسرائیل کے وزیر شیرون نے بھی امریکی وزیر خارجہ سے رابطہ کر کے ان سے کہا کہ امریکہ کی اولین ترجیح اسرائیل کی سلامتی ہونی چاہئے اور دراصل امریکہ کے لئے اسرائیل کی سلامتی ہی اصل مسئلہ ہے اس لئے ان کو یاسر عرفات پر زور دینا چاہئے کہ وہ دہشت گردی کو ختم کرائیں۔

○○○

اعلان داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی نے ایم ایڈ (شام کی کلاسز) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدواروں کے لئے B.S.Ed/B.Ed. ہونا لازمی ہے۔ کتابچہ و داخلہ فارم مختلف شہروں میں واقع حبیب بنک لمیٹڈ کی شاخوں سے دستیاب ہیں۔ یہ فارم وغیرہ 65 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 ستمبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

> گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ تا نیں کرنے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز سلمان احمد عمران ابن مکرم محمد زاہد صاحب کارکن دفتر الفضل دو دنوں سے پیٹ میں خرابی کے باعث فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ ناصر احمد محمود صاحب بچوں سمیت ناروے سے ربوہ آئی تھیں جاتی دفعہ بچے اور وہ خود بیمار ہو گئی تھیں اب قدرے آرام ہے احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ منصورہ بیگم دختر چوہدری محمد احمد درویش صاحب کینیڈا میں بیمار ہیں۔ عزیزہ منصورہ بیگم چوہدری فضل احمد صاحب (وفات یافتہ) جو نائب ناظر تعلیم رہ چکے ہیں کی پوتی ہیں۔ اور چوہدری شوکت علی دہاریوال کی اہلیہ ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ خدیجۃ الکبریٰ بنت مکرم قمر الدین چانڈیو صاحب ساکن محمد آباد اسٹیٹ نوشہرو فیروز سندھ ڈاکٹروں کے مطابق بریسٹ کینسر میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان برائے خریداران

خالد

○ ماہنامہ خالد کا گولڈن جوبلی نمبر شائع ہو گیا ہے جو جولائی اور اگست 97ء کے شماروں پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ قائدین اضلاع کو بھجوا دیا گیا ہے۔ خریداران قائدین اضلاع سے حصول کے لئے رابطہ کر لیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ برائے حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین، چکوال، راولپنڈی، اسلام آباد، میرپور آزاد کشمیر کے اضلاع کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

زیارت مرکز واقفین نو
بھڈال ضلع سیالکوٹ

○ مورخہ 97-8-18 بروز سوموار بھڈال ضلع سیالکوٹ کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرمہ نسیم محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل (صدر لجنہ تحصیل سیالکوٹ) اور مکرمہ نگہت بشیر صاحبہ (انچارج کلاس واقفین نو) کے ہمراہ زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا اس وفد میں 15 بچے اور 18 خواتین اور دیگر افراد شامل تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ بیت المبارک، بیت الاقصیٰ، دفاتر تحریک جدید، دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ خلافت لائبریری، فضل عمر ہسپتال کی سیر بھی کی اور مختلف شعبہ جات سے متعلق بچوں اور بڑوں نے تعارف حاصل کیا۔

بچوں نے وکالت نو کی بھی سیر کی جہاں مکرم عبد الحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچوں کو دفتر کے مختلف شعبہ جات کا تعارف کروایا نیز ان کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ لے کر توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔

بچوں اور ماؤں نے دفاتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا بھی وزٹ کیا اور مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ (نائب صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی محترمہ نائب صدر صاحبہ نے بچوں کی دینی معلومات کا جائزہ لے کر انہیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

بچوں نے اپنی ٹیچرز کے ہمراہ MTA کے دفتر کی سیر بھی کی اور ایک علمی پروگرام ریکارڈ کروایا۔ وفد کے ممبران نے نمائش کا وزٹ کیا جہاں مکرم بشیر احمد صاحب شاہد نے انہیں نمائش دکھائی اور ساتھ ساتھ تفصیلی تعارف بھی کروایا۔

وفد کے بچوں کے لئے بیوت الحمد میں ایک تفریحی اور معلوماتی پروگرام بھی بنایا گیا دار الرحمت شرقی (ب) اور نصرت آباد کے بچوں نیز دار الیمن شرقی اور غربی کے بچوں نے بھی اپنی ٹیچرز کے ہمراہ اس پروگرام میں شرکت کی اسی قسم کا ایک پروگرام دریا کے کنارے بنایا گیا مکرم عبد الحمید شاہ صاحب (سیکرٹری وقف نو دار النصر شرقی) نے اس پروگرام کا اہتمام کیا تھا۔ اس موقع پر واقفین نو (نصر شرقی) کے ساتھ بھڈال کے واقفین نو بچوں کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نو شرقی کی صدر صاحبہ لجنہ مکرمہ سیدہ نسرین لطیف شاہ صاحبہ نے بھی شرکت کی مکرم سیکرٹری صاحب نصر شرقی کی طرف سے بچوں اور دیگر شرکاء کے لئے چائے اور دیگر لوازمات کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ مورخہ 97-8-23 کو واقفین بچے اور ان کی مائیں اور دیگر افراد ربوہ کی نیک اور دیرپا یادیں لئے ہوئے اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوئے۔ انہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ دفتر کی طرف سے مکرم شمیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے ڈیوٹی دی۔

اس پروگرام کی تیاری کے لئے مکرمہ نگہت بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل (وفات یافتہ) نے بہت محنت سے کام کیا۔ وکالت ان کی بے حد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

اعلان سکالرشپ

○ حکومت برطانیہ نے حکومت پاکستان کے اشتراک سے پاکستانی مرد و خواتین کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں (Chevening) Britannia سکالرشپ دینے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ سکالرشپ صرف Taught پوسٹ گریجوایٹ پروگرام کے لئے ہو گا۔

(1) بینکنگ (2) مینجمنٹ (3) انسانی حقوق (4) میڈیا سٹڈیز (5) لاء (6) معاشیات (7) بین الاقوامی تعلقات (8) پبلک ایڈمنسٹریشن (9) سوشل ڈویلپمنٹ (10) ڈپلومیٹک سٹڈیز

تعلیمی قابلیت میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے اور کم سے کم دو سال کا متعلقہ فیلڈ میں کام کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور میں واقع برٹش کونسل کے دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 97ء۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ جملہ قائدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ یکم تا 7۔ ستمبر 97ء کو منعقد کیا جانے والا ہفتہ تجنید و مال بوجوہ 15۔ تا 22۔ ستمبر منعقد کریں۔ اور اس کی رپورٹ مرکز بھجوائیں سال 98-1997ء کی تجنید اور بجٹ بنا کر جلد مرکز بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

جس میں کچھ بھی اس کا آپ کی ذات میں کچھ بھی اس کا باقی نہ رہے۔

یہ جدوجہد بڑی لمبی ہے روز مرہ آپ کے گھروں میں جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ آپ بول رہے ہیں، اپنی بیویوں سے بول رہے ہیں، بچے اپنے ماں باپ سے بول رہے ہیں اور ان چیزوں کو پکڑا نہیں جا رہا۔ پس میں آپ سے متوجہ ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے اگر کینیڈا کی جماعت میں نئی زندگی پیدا کرنی ہے تو ان شیطانی زہروں سے بچیں جو زندگی کے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ کو پاک صاف کر لیں۔ اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھیں۔ اللہ کے سوا کسی سے اپنی کوئی حرص نہ باندھیں۔ جو کچھ مانگنا ہے خدا سے مانگیں۔ اور اس مانگنے کے لئے وہ صبر دکھائیں جس کے نتیجے میں آخر دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں۔ دنیا کی محنتیں لازم ہیں وہ آپ کو کرنی ہوں گی مگر جلدی دولت حاصل کرنے کے لئے اگر آپ خدا کو ناراض کرتے ہیں، سود اٹھا لیتے ہیں سروں پہ بڑے بڑے قرضوں کا بوجھ ڈال لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس طرح ایک بڑا کارخانہ قائم کر لیا، بڑی بزنس کر لی تو یہ سب جھوٹ ہی کے قصے ہیں۔

اللہ نے ان باتوں میں سود کی کمائی سے اپنے آپ کو طاقت دینے سے منع فرمایا ہے اور سود کی کمائی میں بھی پھر فرق ہیں۔ بعض جگہ سود نام ہے لیکن حقیقت میں وہ سود نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ فنانشل نظام کے تابع آپ کو کچھ کرنا پڑتا ہے لیکن میں نے اس میں ایک ایسی پہچان آپ کے سامنے کھولی ہے پہلے بھی، اب میں پھر کھولتا ہوں جس کے نتیجہ میں آپ بالکل واضح سمجھ لیں گے کہ آپ نے کیا حرکت کی۔ اب آج کل جو سودی نظام ہے وہ اس طرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ کوئی تاجر اس سے بچ کر نکل ہی نہیں سکتا۔ لیکن جب وہ ضمانت لکھواتا ہے کوئی یعنی اس بینک کے پاس جس سے اس نے قرضہ لیا ہے اگر وہ اس میں سچ بولتا ہے اور جتنا ہے اتنا ہی دکھاتا ہے تو پھر یہ سود تو ہے مگر اس قسم کا مکروہ سود نہیں جو انسانی نفس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

بعض لوگ کاغذات کی تیاری کرتے ہیں لوگوں کے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں، ان سے سرٹیفکیٹ لیتے ہیں اور ان کا سب کچھ گھر کا بیچ بھی دیا جائے تو اگر ان کو دس ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں مل سکتا تو کاغذات میں وہ اتنی قیمت مقرر کر لیتے ہیں اور بینک کے مینیجر سے اتنی دوستیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہیں جی ان کی ایک لاکھ کی جائیداد بینک کے نام ہو گئی اور جو کچھ بھی ان کا حق تھا اس سے نوے فیصد زیادہ وصول کر لیا۔ اور جب یہ لوگ پھر گرتے ہیں جب ان سے ناکامیاں ہوتی ہیں تو تجارت میں تو اونچ نیچ دونوں چلتے ہیں ضرور۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک تاجر سو فیصدی اپنے نفع پر یقین رکھتا ہو۔ پس جب وہ گرتے ہیں تو بیوی بچے سارے برباد، کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ قرضے مانگتے ہیں لوگوں سے کہ ہم بہت مضبوط ہیں، ہم آپ کے قرضے واپس کر دیں گے اور ان قرضوں میں آپ کا حصہ بھی ڈالیں گے یعنی اس فائدہ میں آپ کا حصہ ڈالیں گے جو ان قرضوں سے ہمیں نصیب ہو گا۔ سب جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں یا کم سے کم اکثر جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں گھر گھر میں فساد اور جماعت میں اختلافات۔

یاد رکھو کہ شیطان آپ کا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی (کلام الٰہی) میں کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شیطان بات کرے اور تمہارے حق میں بات کرے اس کے باوجود تم اس کی بات سنتے ہو۔ دشمن کی باتیں مانتے کیوں ہو یا تو دل میں یقین ہی نہیں ہے کہ اللہ سچ بولتا ہے۔ اللہ کہتا ہے شیطان تمہارا دشمن ہے۔

(از خطبہ 2۔ جون 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 5 ستمبر 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے پاکستان میں انسانی حقوق ... معاملے میں مداخلت کی اپیل مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کا چارٹر اس کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جائے۔ اگر ہر ملک کا اپوزیشن لیڈر اپنے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی دعوت دے تو اس کا کیا ہو سکتا ہے۔ سیکرٹری جنرل کے پاس نہ اتنا وقت ہے نہ ہی اقوام متحدہ اس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام میرے خط سے حکومت کو مرچیں لگی ہوئی ہیں۔ جب میں امریکہ جاتی تھی تو یہ لوگ میرے ساتھ یہی کرتے تھے۔ نواز کلنٹن ملاقات فوٹو کھنچوانے کے سوا کچھ نہیں ہوگی۔ قومی حکومت کی تجویز پر قائم ہوں۔ اس سے پہلے کہ کوئی مجھے اور نواز شریف کو سیاست سے باہر کردے قومی مسائل کا متفقہ حل تلاش کر لینا چاہئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک قیوم نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کسی صوبائی سرکاری ملازمین کو معطل کرنے کا اختیار نہیں رکھتا سرکاری ملازمین کو صرف ان کے ادارے کا سربراہ ہی معطل کر سکتا ہے۔ فاضل جج نے یہ ریمارکس محکمہ لوکل گورنمنٹ کے معطل شدہ ملازم چوہدری محمد اشرف کی درخواست کی سماعت کے دوران دیتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم صرف وفاق کے سرکاری ملازم کو ٹھوس وجوہ پر معطل کرسکتے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف علی زرداری کو اکتوبر میں پھانسی دیئے جانے کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والے بیانات پر از خود نوٹس کے تحت کارروائی شروع کردی ہے۔ بے نظیر بھٹو نے اپنے زبانی بیان کے علاوہ بعض تحریری ثبوت اور تراشے بھی عدالت میں پیش کئے اور استدعا کی کہ اس بیان کے محرک کے خلاف ارادہ قتل۔ دھمکی اور اعانت قتل کی دھمکی کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ مسلم لیگ سندھ کے نائب صدر صاحبزادہ منیر نے کہا کہ یہ محض سیاسی بیان تھا۔ عوام زرداری کو پھانسی لگوانا چاہتے ہیں۔ جس پر چیف جسٹس نے کہا کہ ایسے معاملات جو عدالتوں میں زیر سماعت ہوں ان پر محض سیاسی بیان دینا بھی توہین عدالت کے مترادف ہے۔ اور کوئی بھی عدالت فریقین کی خواہش پر نہیں بلکہ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے آئین اور قانون کے مطابق فیصلے کرتی ہے۔

○ پاکستان میں موسم برسات کی موسلا دھار بارشوں کے بعد مرنے والوں کی تعداد 300 سے تجاوز کر گئی ہے۔ پنجاب کے ساڑھے تین ہزار دیہات میں سیلاب کے باعث 8 لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ 35۔ ہزار گھر متاثر ہوئے۔ زیادہ بارش کا 16 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا ہے۔

○ کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے جی سی پی (گھی کارپوریشن پاکستان) رائس ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان اور ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان بند اور یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ لیڈی ڈیانا کی دولت کا اندازہ 67 ملین ڈالر لگایا گیا ہے 25 ملین ڈالر طلاق کے نتیجہ میں ملے۔ ان کی دولت کے وارث بیٹے ہوں گے۔ زیورات شاہی محل واپس جائیں گے۔ منگنی کی مہنگی ترین انگوٹھی وارثوں کو ملے گی۔ دولت کا کچھ حصہ خیراتی اداروں کو ملے گا۔

○ شہزادی ڈیانا کی کار کے مہلک حادثہ کی تحقیق کرنے والے پیرس کے مجسٹریٹ نے کار کا تعاقب کرنے والے مقدونیہ کے فوٹوگرافر کو قتل کا ملزم ٹھہرا دیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے جائے حادثہ پر ڈیانا کی جو اس وقت تشویشناک حالت میں تھیں مدد نہیں کی۔ اور اس کی بجائے تصویریں اتارتا رہا، واضح رہے کہ فرانس میں اس طرح تشویش ناک حالت میں موجود شخص کی مدد نہ کرنا جرم ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات، ونشریات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ پریس کے مشورے سے ایسا قانون بنایا جارہا ہے جس کے تحت فوج کے خلاف کوئی بیان نہیں دے سکے گا۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ اور نہ اس بارہ میں سوچا جا رہا ہے۔ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کے سیاسی۔ تجارتی اور دوسری نوعیت کے تعلقات نہیں ہے۔

ربوہ میں بجلی کی بندش کا تکلیف دہ سلسلہ

ربوہ۔ 5 ستمبر۔ ربوہ میں گذشتہ کئی روز سے بجلی کی رو بار بار معطل ہونے کا تکلیف دہ سلسلہ جاری ہے۔ حبس اور گرمی کے موسم میں بجلی بند ہو جانے سے شہریوں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ بجلی کی رو کا یہ تعطل بعض اوقات نصف گھنٹہ یا گھنٹہ تک جاری رہتا ہے۔ ایک دن میں کئی بار یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ شہریوں نے محکمہ بجلی کے حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس صورت حال کا نوٹس لیں اور شہریوں کی تکلیف کا ازالہ کریں۔

○ فوج کی نگرانی میں مردم شماری اور خانہ شماری کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ پنجاب کے ساڑھے تین سو ماہرین نے تربیت مکمل کر لی ہے۔ دوسرا تربیتی مرحلہ 8۔ ستمبر سے 7۔ اکتوبر تک ہوگا۔ ماہرین ایک لاکھ چوداں ہزار اساتذہ کو تربیت دیں گے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر رنگ میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بہترین ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کے سفید جوگر گارنٹی اور گفٹ پیک کے ساتھ نیز باٹا سروس سکول شوز کے ساتھ ٹینس بال اور سٹکر لینا نہ بھولئے
نیو کامران شوز سٹور
گولبازار ربوہ

نئے تعلیمی سال کے موقع پر 10% خصوصی رعائت • سفید جوگر (PRIMA) پر بھی رعایت جاری ہے نیز باٹا (ببل گم) کے سفید جاگر بھی دستیاب ہیں
سٹکر • ٹینس بال فری
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام/30، 60 گرام/90، 100 گرام/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) 250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات خصوصی رعایتی قیمت کے ساتھ
ہر قسم کی جرمن سیلڈ و کھلی پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بایو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز نیز ہومیوپیتھک کتب کی خریداری کا قابل اعتماد مرکز
ہومیو ادویات کے بارہ میں معلومات کیلئے کوالیفائڈ ڈاکٹرز کی سہولت موجود ہے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 771 / 213156

ربوہ کے گردو نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379